Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.C.5.
16 C 5

فهرست رسالۂ کامل الهدایه مؤید الشعرا و ملقب به عقد الجواهر المکنون لغنق الکلام الموزون

INDIAN INSTITUTE

صفحه	ابواب
۲	دیباچه کتاب
۳	یاقوت تمهید در تعریف شعر و اقسام آن
۵	جواهر اول به شعاع کیفیت و کمیت شعرای و شعر مذموم و قبیح
۱۳	تشریح لفظ شراب بمذاق ارباب تصوف
۱۶	جواهر دوم بانوار کیفیت و کمیت شعرا و شعر محمود و حسن
۲۰	دُر یتیم خاتمۂ کلام مع مناجات عربی که مقبول بارگاه مجیب الدعوات شده است —
۳۳	قطعۂ تاریخ از سید نعمت علی صاحب جوش

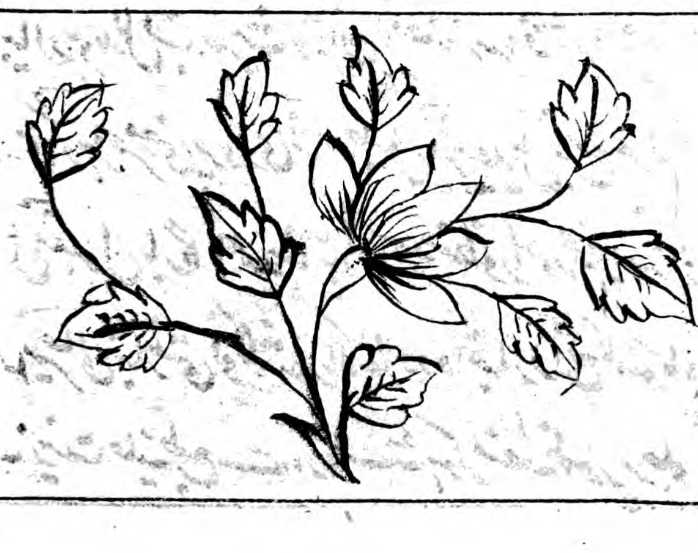

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقاد شہریار شہرستان فصاحت شمیم ضمیران بلاغت سید نعمت علی المتخلص بہ جوشش چھپراموی سلمہ اللہ تعالی

مظہر معجزہ منظور جناب عزت
ناظم و ناثر بی مثل و بلیغ و یکتا

بیلاغت بفصاحت بمتانت بی مثل
کرد تصنیف کتابی بصفات شعرا

کرد آن نسخہ را از عقد جواہر موسوم
جوہری سخنش نام نہادست بجا

زانکہ ہر لفظ و معانیش سراپا نورست
گوئیا عقد ثریا شدہ ہم سلک ذکا

جوشش را ہاتف غیب از رہ اعجاز گفت
مظہر معجزہ تاریخ بدان ای دانا ۱۲۷۰

خاتمۃ الطبع

بعد حمد حق جل وعلا و نعت حضرت محمد مصطفی کی کفش بردار اہل سخن نقش قدم استادان زمن امیدوار رحمۃ رب قوی محمد اشرف علی لکھنوی عاشقان معنی کو مژدہ سناتا ہی نقاب خفا شاہد بیان سے اوٹھاتا ہی کہ اس خجستہ زمان فرخندہ احیان مین یہ کتاب لاجواب منتخب الانتخاب پسندیدۂ انام موید الشعرا نام کہ جسمین جواز و عدم جواز شعر و شاعری کا بیان ہی مدلل بسند حدیث و قرآن ہی مصنفہ سر دفتر شعرای عصر سر منشاء فصحای دہر مہر سپہر سخنوری گوہر بحر معنی پروری شاعر جلیل ناثر بیعدیل جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول مقبول بارگاہ صمد جناب مولوی سید منظور احمد عم فیضہ مطبع فضائل مجمع رئیس ذی اقتدار امیر عالی تبار منشی نولکشور مالک اودہ اخبار واقع لکھنؤ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین بکمال زیب و زینت حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوئی فقط

بازئے ہے مگر جب ایسا نہو تو مضائقہ نہیں ہے اور نہ جبکہ ارادہ اور قصداً وسکے سے
یہ ہو کہ نظم و شعر سے علم تفسیر و حدیث کی استعانت و مدد کرے کذا فی الظہیریہ

الحمد للہ علی ختمہ رزقنا اللہ سبحانہ من الخصال ما یرضاہ و الحمد للہ رب
العالمین اولاً و آخراً و الصلوۃ و السلام و البرکۃ و الرحمۃ علی رسولہ
خاتم انبیائہ و مبلغ نبائہ و علی مشکوۃ اسرتہ و مصابیح عترتہ و صحبہ
و ازواجہ و متبع سنتہ بعونہ تعالیٰ و شانہ یا محی العظام الرمیم و یا وافی
الحمیم اعذنی من نزغات الشیاطین و نزوات السلاطین و غیل المغتالین
و حیل المحتالین و اعنات المتعنتین و عدوان المتعندین و احفظنی من
صعوبات السفر و احرسنی من تنسیفات السقر اللہم افوز فی وطنی
و حظنی فی تربتی و انعمنی من نعائم العلیین و احشرنی من زمرۃ المساکین
اللہم احرسنی بحرسک و اخصصنی بامنک و تولنی بخیرک و لا تکلنی الی غیرک
انت مجیب دعوۃ الداعین اللہم اغفر مصنفہ و قاریہ و کاتبہ و سامعہ
و اغفر والدیہم و احبائہم و مشائخہم و جیرانہم و جمیع المؤمنین و المؤمنات انت مجیب الدعوات

تمت

پس بنانا اور پڑھنا اوسکا دونون حرام اور اگر اوسمین ذکر شخص غیر معین موجود یا معین میت کا ہو تو مضائقہ نہ رکھے کیونکہ اس حالت مین کہ میت معین ہو وجہ فساد کی متصور نہین ہے فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ کی کتاب الکراہتہ باب الغناء مین مسطور ہے کہ اختلاف ہے تغنی مجرد یعنے راگ بے باجونکے سننے مین فرمایا بعض علمانے حرام مطلق ہے اور سننا اوسکا عمدًا معصیت ہے اور اسکو اختیار کیا ہے شیخ الاسلام نے اور اگر بلا عمد ناگاہ سن لیوے تو گناہ نہین ہے اور شعر وغنا مین قوافی و فصاحت سے مستفید ہونا بعض علما کے نزدیک لاباس بہ ہے اور بعض علما کے نزدیک جائز ہے گانا واسطے دفع وحشت کے مگر جب ہووے تنہا اور نہووے براہ لہو کے اور رجوع کیا طرف اوسکے شمس الائمہ سرخسی نے اور اگر شعر مشعر بیان حکمت اور دانائی یا وعظ و نصیحت و عبرت اور تنبیہ یا مشتمل باحکام فہم فقہ کے ہو تو مکروہ نہین کذا فی التبیین اور مضائقہ نہین ہے پڑھنا اوس شعر کا جسمین بیان کلام مباح ہووے اور جب ہووے شعر مین صفت عورت کی پس اگر ہووے عورت معینہ اور زندہ تو مکروہ ہے اور اگر ہووے مردہ تو مکروہ نہین ہے اور اگر ہووے عورت مرسلہ تو بھی مکروہ نہین اور نوازل مین ہے کہ پڑھنا شعر ادب کا جب ہووے اوسمین ذکر فسق و شراب و امرد کا تو مکروہ ہے اور نسبت امرد کے وہی حکم ہے جو ذکر کیا گیا حق عورت مین کذا فی المحیط فرمایا علمانے کہ شعر مین کراہت یہ ہے کہ انسان اوسمین مشغول رہے اور بسبب اوسکے قرات قرآن اور ذکر خدا سے

ہون ✢ کہ صدق و راستی سے بولتا ہون ✢ بتحقیق بیان کہتا ہون ایسا ✢ کہ عبد المطلب
ہے دادا میرا ✢ **در بیتیم خاتمہ کلام** محدث کامل فقیہ عدیم المثل ابو الحسن علی دارقطنی
نے بسند مرفوع حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور امام شافعی نے ح
عروہ ابن زبیر تابعی سے بطریق ارسال روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے
کہ ذکر ہوا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر کا اور لوگون نے پوچھا کہ شعر کہنا
نیک ہے یا بد فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم ہُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیحُہٗ قَبِیحٌ
یعنے شعر کلام ہے نیک اوسکا نیک ہے اور بد اوسکا بد یعنے جو کچھ زیادتی ہے
شعر مین وہ وزن اور قافیہ ہے اور یہ باعث حرمت اور کراہت کا نہین ہے مدار معنی
و مضمون پر ہے اگر نیک ہے نیک اور بد ہے بد اور یہ کلام فاصل ہے کہ رفع
اختلاف اقوال مختلفہ کا کرتا ہے کذا قال الشیخ مالا بد منہ مین مرقوم ہے کہ شعر کلام
ہے موزون حسن اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح لیکن زیادہ ضائع کرنا اوقات کا
اوسمین مکروہ ہے فتاوی سراجیہ مین مسطور ہے کہ پڑھنا شعرونکا جسمین فسق
و امرد وغیرہ کا ذکر نہووے مکروہ نہین عینی شرح کنز مین لکھا ہے کہ اگر مضمون
شعر کا حمد خدا یا نعت رسول اللہ یا تحریص بر ذکر خیر اور عبادات یا مسئلہ دینیات پر
مشتمل ہو پس بنانا اور پڑھنا اوسکا دونون ثواب ہے اور اگر مشتمل ہو امر مباح پر
تو مباح ہے اور اگر متضمن ہو امور ممنوعہ پر مثل بیان سراپا اور خال و خط کسی امرد
یا عورت حسین کے جو اوس شہر مین زندہ موجود ہو یا ہجو مسلمان غیر ظالم کی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر نہ سکھلایا اور نہ اجازت دی تاکہ وہ شبہ قوم کا صادق نہ ہونے پاوے اور اگر اللہ تعالی آپکو شعر گوئی سکھلاتا تو البتہ شبہ کاملین قوم کے خطور کرتا اور جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بیت بطریق تمثیل فرماتے تو زبان مبارک پر اس نمط جاری ہوتی کہ جانب وزن سے منحرف ہو جیساکہ ایکمرتبہ آپنے فرمایا کہ کَفَی الاِسلَامُ وَالشَّیبُ لِلمَرءِ نَاهِیاً حضرت صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ شاعر نے کہا ہے کہ مصرعہ کَفَی الشَّیبُ وَالاِسلَامُ لِلمَرءِ نَاهِیاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق اول پر پھر پڑھا تب صدیق اکبر نے فرمایا اَشهَدُ اَنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ وَمَا عَلَّمَكَ الشِّعرَ وَمَا یَنبَغِی لَكَ اور جسقدر کلمات کہ آنحضرت سے موزون وارد ہوئے مانند اسکے شعر اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِب * اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب بے تکلف اور بلا قصد تھا شمائل ترمذی مین براء ابن عازب سے روایت ہے کہ کہا ح
براء نے کہ ہمسے ایک سائل نے پوچھا کہ کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور لڑائی مین بھاگ گئے تھے براء نے جواب دیا قسم اللہ کی نہ رسول اکرم بھاگے تھے اور نہ صحابہ مگر کچھ لوگ آگے کے جبکہ اونپر گروہ ہوازن حملہ کرکے تیرونکا مینھہ برسانے لگے تب وہ لوگ کچھہ پریشان ہوگئے تھے اور اوسوقت آنحضرت صلعم سوار بغلہ تھے اور ابوسفیان ابن حارث ابن عبد المطلب چچازاد بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آنحضرت اوسوقت بعین جرات و فرط شجاعت یہ پڑھتے تھے شعر اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِب * اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب * ترجمہ سنو ایسا نبی مصطفے

باب رجز سے ہین اور داخل شعر نہین اور طیبی نے کہا جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی
ناگاہ شعر کہے اوسکو شاعر نہ کہینگے اور مراد قول حقسبحانہ تعالی کی وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ
سے یہ ہے کہ وہ شاعر نہین ہے اور یہ سخن منظور فیہ ہے کیونکہ مراد قول حق تعالے
وَمَا یَنْبَغِی لَهٗ سے یہ رکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر صادر نہین ہوتا
اور قطعاً آپ نہین فرماتے انتہی اور بعض حضرات کہ تفسیر آیات ربانی سے غافل محض
ہین تردید وعدم جواز شعر مین آیۂ کریمہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِی لَهٗ سند مین
لاکر اسطرح کہتے ہین کہ اگر شعر جائز ہوتی تو ضرور اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
خدائتعالی محظوظ کرتا اور وَمَا یَنْبَغِی لَهٗ نہ فرماتا پس معلوم ہوا کہ شعر کہنا غیر جائز ورنہ
ہرگز اللہ تعالی اسطرح بتاکید شدید وقدغن مزید نسبت خاتم المرسلین کے نہ فرماتا
بندہ مسکین عفی عنہ تفسیر ومعانی اس آیۂ کریمہ کے تفسیر کبیر ومواہب علیہ سے لکھتا ہی
کہ سبب نزول اس کریمہ کا یہ ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد شاعر ہین اور اپنی راے سے
آیات بناکر لاتے اور اوسکو کلام الٰہی قرار دیتے ہین لہذا ابنا بر تردید اقوال اون سفہا کے
اسطرح پر حق تعالی نے تیئسوین ۲۳ سیپارہ مین سورہ یسین کے آخر رکوع مین
آیۃ فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِی لَهٗ یعنے اور نہ سکھلایا ہمنے محمدؐ کو شعر اور نہ
لائق تھا اوسکو شعر کہنا کیونکہ اگر شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف فرماتے
تو قوم مکہ کے دلو نمین شبہ پڑتا کہ قدرت وطاقت اونکو نظم قرآنی وفصاحت
فرقانی پر قوت فطانتی سے ہے کہ شاعری مین وہ رکھتے ہین پس حق سبحانہ نے

ف رجز بفتح را اور سکون زا سے عربی اور سکون زا سے بحر کا ہے معجمہ نام ایک بحر کا شعر سے جو بروزن مستفعلن کہ جسکا وزن مستفعلن ... ہے ... بار اور اون شعرون کو کہتے ہین کہ جنکو عرب معرکۂ جنگ مین پڑھتے ہین اور اوسمین رجز یعنی مفاخرت ومدح اپنی وشرافت کا بیان کرتے ہین اور اصطلاح اہل انشا مین اقسام شعر سے ہے جسکو رجز بھی کہتے ہین ۱۲ منظور احمد

کی صحت مین محدثین کو کلام ہے بلکہ ابن جوزی نے حکم بعض کے موضوع ہونیکا
کیا ہے بخاری اور مسلم اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ کہا جندب ابن
سفیان بجلی نے کہ کسی معرکہ مین انگشت مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مجروح و خون آلودہ ہوئی پس آنحضرت نے اونگلی سے خطاب کر کے بطریق
شعر کے فرمایا نظم هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ + وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ +
ترجمہ وہ اونگلی تو ہے جس سے خون نکلا + یہ راہ حق مین ہے تو نے جو دیکھا +
شیخ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ایک مشکل واقع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ شعر ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعر گوئی سے پاک ہین اور صدور شعر کا رسول کریم سے
متصور نہین لہذا جواب اوسکا یہ ہے کہ شعر مین یہ شرط ہے کہ قائل نے بقصد موزونیت
اوسکو کہا ہو اور جو بلا قصد ہو وہ شعر نہین ہے پس ظاہر ہے کہ صدور اس قول کا
آنحضرت سے بدون قصد موزونیت کے ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ یہ بیت
ابن رواحہ کی ہے کہ غزوہ موتہ مین اوسنے پڑھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بطریق تمثیل و شعر خوانی کے پڑھی نہ بطریق انشا و تصنیف کے کذا ذکرہ ہو حمی
پھر شیخ نے فرمایا کہ یہ بھی بران تقدیر صحیح ہے کہ پڑھنا شعر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اگرچہ شعر غیر کی ہو درست ہو کیونکہ بعض نے کہا کہ آنا شعر کا زبان شریف پر
درست نہ تھا اگرچہ شعر غیر کی ہو مگر اس باب مین محل نظر ہے جیسا کہ پڑھنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر لبید وغیرہ کا ظاہر ہے اور بعض کہتے ہین کہ دونو مصرع

بدخواہان اپنے کو دکھلاتا ہون نہین کہ مین مگر زمانہ سے زبون نہین ہوتا ہون آتام صاحب
نے اوسکے جواب مین یہ شعر پڑھی شعر اِذَا المَنِیَّۃُ اَنشَبَت اَظفَارَھَا + اَلفَیتَ کُلَّ
تَمِیمَۃٍ لَم یَنفَعٖ + یعنے جسوقت چُھپایا موت نے اپنا چنگل جانتے ہو کہ کوئی تعویذ فائدہ
نہین کرتا ہے اور نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ السجن مین شیخ احمد ابن محمد الانصاری الیمنی
الشروانی نے اشعار مصنفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر اولیاے کرام کے لکھے
ہین فقیر مؤلف نے چند اشعار بزرگواران علیہم الرحمۃ والرضوان کے جداگانہ جمع کیے
ہین اور صاحب تذکرہ مرآۃ الخیال نے لکھا ہے کہ صاحب کشاف نے روایت کی ح
ہے کہ ح وَکَانَ الشِّعرُ اَحَبَّ رَسُولِ اللّٰہِ مِن کَثِیرِ الکَلَامِ +
یعنے شعر پسند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کلام سے اور صاحب تذکرہ
مذکور لکھتا ہے کہ جو حدیثین باب شعر مین منقول ہوئی ہین وہ یہ ہین کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَنزٌ تَحتَ العَرشِ مَفَاتِیحُہٗ اَلسِنَۃُ الشُّعَرَاءِ
یعنے تحقیق کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے ایک گنج عرش کے نیچے کنجی اوسکی
شاعرونکی زبان ہے روی ہذا الحدیث مولانا عبد الرحمن الجامی فی خطبۃ دیوانہٖ
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلِّمُوا صِبیَانَکُم الشِّعرَ فَاِنَّہٗ یُورِثُ
الشَّجَاعَۃَ یعنے سکھلاؤ تم لڑکونکو شعر کیونکہ وہ مورث ہے شجاعت کا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلشُّعَرَاءُ تَلَامِیذُ الرَّحمٰنِ یعنے شاعر شاگرد خدا کے ہین
بسبب الہام والقائے معانی تازہ وشائستہ کے تنبیہ ان احادیث متذکرہ تذکرہ

شعر گاہے گاہے لب مبارک پر بطریق تصنیف کے لائے ہین چنانچہ محقق دمیاطی
نے بعض مشائخ اور امام احمد حنبل سے باب ترشوانے ناخن مین یہ شعر حضرت
علیؑ سے منسوب کی ہے شعر قلم اَظفارکم بِالسُّنَّةِ والادب * یمینُها
خوابس یسارُها اوخسب * اور بعض علما اس شعر کو شعر جمیع العلم فی القرآن
لکن * تقاصر عنه افهامُ الرجالِ * اور مولانائے جامی نے فرمایا ہے
کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کا ایک بیت القصیدہ اور ایک دیوان تصنیف کیا ہوا منظوم
مشہور ہے امام محی السنة نے معالم التنزیل مین اور ابن اثیر نے کامل التواریخ مین
اور صاحب زین القصص اور روضة الاحباب اور دولت شاہی نے یعرب بن قحطان کو
موجد شعر لکھا ہے اور روضة الصفا مین آیا ہے کہ پہلے آدم علیہ السلام نے شعر
ح کہی ہے اور امام محی السنة نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور روضة الصفا مین
بھی آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے مرثیہ ہابیل وقابیل مین یہ شعرین کہی ہین
شعر تغیرتِ البلادُ ومن علیها * ووجهُ الارضِ مغبرةٌ قبیحًا * یہ شعرین
امام عبدالرحمن ہمدانی نے کتاب السبعیات فی مواعیظ البریات مین بھی روایت کی
ح ہے جسکا ترجمہ رسالہ فیض احمد ترجمہ فقیر مولف ہے اور علامہ سعدالدین تفتازانی سے
منقول ہے کہ امام ہمام ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ ایکبار واسطے عیادت امیر معاویہ رضی اللہ
کے تشریف لائے امیر موصوف تعظیم کو اوٹھے اور یہ شعر پڑھی شعر بتجلّدی
للشامتین اُریهم * انّی لریبِ الدهرِ لا اتضعضعُ * یعنے مین جلدی اپنی سے

خوابس / خضر وسطی بسبابہ / ہنصر سبابہ بہ ابہام / اوخسب / ابہام وسطی خنصر / ابہام بنصر

ح کذا قال الشیخ اور صحیح مسلم مین ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ نے بلاشک فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاعرونکو اُہجُوا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْہِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ
یعنے ہجو کرو تم کفار قریش کی پہر آئینہ ہجو نہایت سخت ہے اونپر مارنے تیرون سے
مضمون اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ جناب خاتم النبیین کو ہجو کفار او اعداے
دین اور ایذا دہی اونکی نہایت مرغوب تھی لہذا یہ جائز و بہتر ہے مگر یہ چاہیے کہ ابتدا
ہجو مین نکرے تا کہ ہوے باعث ہجو مسلمانونکے نہون پس اگر شعر مشعر ہجو و مذمت کفار
ح وشجاعت اہل اسلام کے کہے بلاشک جائز و درست ہے بخاری نے ابی بن کعب سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً
ح یعنے بعضے شعر متضمن علم اور حکمت کے ہوتے ہین ابو داود نے صخر بن عبد اللہ
سے روایت کی کہ کہا اونکے دادا نے کہ سنا مینے وصف شعر مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَہْلًا وَاِنَّ مِنَ
الشِّعْرِ حِکَمًا یعنے ہر آئینہ بعضے بیان سحر ہین کہ جلد دلونمین تاثیر کر جاتے ہین اور
بلاشک بعض علم جہل ہے اور البتہ بعضے شعر سراسر حکمت ہین شیخ فرماتے ہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگونکے جواب مین جو گمان کرتے ہین
کہ بیان مطلق محمود ہے اور شعر بہمہ حال مذموم یہ فرمایا کہ ایسا نہین ہے بلکہ بعضے
بیان بہی مذموم ہین مانند سحر کے اور بعضے شعر محمود ہین مانند حکمت اور موعظت کے
اور کلام بعض فقہا و علما سے ثبوت کو پہونچا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہی

شاہ ابرار * بامر محکم تنزیل اسدن * کرینگے قتل تم لوگونکو گن گن * تمھین مارینگے
ایسی ضرب بدتر * کہ اوڑجاوے تمامی کاسۂ سر * پڑیگی تمپر ایسی مار پر مار * کہ اوس
شدت سے بھولے یار کو یار * پس ابن رواحہ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا ای ابن رواحہ
آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین تو شعر پڑھ رہا ہے پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خَلِّ عَنْهُ یَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ *
یعنے چھوڑ دو اور مت روکو اوسکو اے عمر پس شعر اسکے کفار کو اسوقت زیادہ اثر کرتی ہین
لگنے تیر سے مسلم نے روایت کی ہے کہ کہا شرید نے ردیف تھا مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایکروز پس فرمایا آنحضرت نے هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ
شَيْئٌ یعنے کیا یاد ہے تجکو کچھہ شعرین امیہ ابن ابی صلت کی شرید نے عرض کیا ہان
یارسول اللہ فرمایا آنحضرت نے هِيْهِ یعنے اور پڑھ یہانتک کہ پڑھی مینے شعر امیہ
کی قریب سو بیتو نکے اور ترمذی کی روایت مین اتنی عبارت زیادہ ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ شیخ نے شعہ مین فرمایا ہے کہ امیہ
اگرچہ کافر تھا مگر ایمان روز حشر پر رکھتا تھا اور شعر حکمت و موعظت کی کہا کرتا تھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی شان مین فرمایا اٰمَنَ شِعْرُهُ وَكَفَرَ
قَلْبُهُ یعنے ایمان لایا شعر اوسکا اور کفر اختیار کیا اوسکے دل نے اور ایک روایت
مین آیا ہے اٰمَنَ لِسَانُهُ وَكَفَرَ قَلْبُهُ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سننا
شعر کا کہ متضمن علم و حکمت کے ہو سنت ہے اگرچہ بنانے والا اوسکا کافر یا فاسق

ح
کے کہاکرتا

یعنے ہر آئینہ سچ بات کہ جسکو کسی شاعر نے کہا وہ بات لبید کی ہے اور وہ شعر یہ ہے
شعر اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰہُ بَاطِلُ * یعنے خبردار جان لو کہ سب چیزین سوائے
خدا کے باطل ہین اور بعض روایات ترمذی مین سوائے اسکے اور یہ تین مصرع واقع ہین
نظم وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَامَحَالَۃَ زَائِلُ * یعنے اور سب نعمتین دنیا کی البتہ زائل ہونیوالی ہین *
سِوٰی جَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ اِنَّ نَعِیْمَھَا * یعنے مگر بہشت کہ بیشک نعمت بہشت کی *
سَیَبْقٰی وَاِنَّ الْمَوْتَ لَابُدَّ نَازِلُ * یعنے باقی ہے اور بیشک موت آدمی پر ضرور
نازل ہونیوالی ہے اور یہ موافق کلام مجید کے ہے آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ
ح آیہ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے
کہ حضرت عائشہ سے کسی سائل نے آکر پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تمثیلاً
شعر پڑھی تھے فرمایا حضرت صدیقہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل مین شعر
ابن رواحہ کو گاہے گاہے پڑھتے تھے اور کبھی اس مصرعہ موزون کو فرماتے
ح مصرع وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدٖ ترمذی نے انس سے روایت کی کہ
کہا انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین واسطے ادائے قضائے عمرہ کے
تشریف لائے اوسوقت ابن رواحہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ
شعر پڑھتے ہوے چلے جاتے تھے شعر خَلُّوْا بَنِیْ الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ *
اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ * ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ * وَیُذْھِلُ
الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ * ترجمہ کرو ہان راہ خالی قوم کفار * کہ یہان تشریف لائے

مستلزم برائی اور اہانت خدا اور دین اوسکے کی ہے اور فرمایا عائشہ صدیقہ نے کہ سُنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے هَجَاهُمْ حَسَّانَ فَشَفَى وَاسْتَشْفَى یعنے ہجو کفار کی حسان نے کی پس شفا اور تندرستی دی مسلمانونکو اور اوسنے خود شفا پائی یعنے وہ سوزش و رنج کہ مومنین بے دلمین سُننے کافرون سے رکھتے تھے بمنزلہ بیماری کے تھی کہ وہ حسان کی ہجو کرنے سے زائل ہوگئی اور اوسنے اس مرض رنج سے تندرستی پائی بخاری نے اپنی صحیح مین اور ترمذی نے ح
شمائل مین بروایت عائشہ صدیقہ کے نقل کی ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر مسجد مین واسطے حسان کے رکھواتے اور فرماتے تھے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے خدائتعالی مدد اور تقویت کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کے جب تک کہ مخاصمت کرتا ہے یا مفاخرت کرتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ منبر پر حسان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر وصف خاتم النبیین و نعت خیر المرسلین کی کرتے اور جناب جناب رسالت مآب سے کلمات مذمت و توہین کفار اشرار اور اشعار مدافعت و مخاصمت بمقابل منافقین فجار نا ہنجار کے کہتے بخاری اور مسلم اور ترمذی نے ح
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی تھی کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف شعر مین فرمایا اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ

بیان کرکے اونکو خایف وہراسان کرتے اور حسّان کفار کے نسبو مین طعن کرتے اور
عبداللہ سرزنش و توبیخ اور طعنہ اونکو کفر وضلالت پر دیتے تھے پس بدریافت قباحت شعری
کعب نے اپنے حال پر تاسف کرکے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض
ح کی تب فرمایا کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ بخاری ومسلم نے براء ابن عازب سے
روایت کی ہے کہ کہا ابن عازب نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ
کے روز حسّان ابن ثابت بن منذر بن حرام انصاری مدنی سے کہ گروہ جوانمردان
اسلام اور شجاعان ایام جاہلیت سے تھے اور اونکی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی اور اس
عمر مین ساٹھہ ۶۰ برس جہالت اور ساٹھہ ۶۰ برس ایام اسلام مین بسر ہوئی تھی اُھْجُ الْمُشْرِكِیْنَ
فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَكَ یعنے ہجو کر کفار مشرکین کی پس ہر آئینہ جبرئیل تیرے ساتھہ
ہے اور مدد واعانت کرتا ہے القا اور الہام معانی ومضامین مین اور آنحضرت فرمایا
کرتے تھے حسّان سے اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنے جواب دے
ہماری طرف سے کفار کو کہ کفار ہجو کرتے اور بد کہتے ہین مجھکو یا الٰہی تائید کر اور قوت
ح دے حسّان کو ساتھہ جبرئیل کے صحیح مسلم مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی تھی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ فرماتے تھے حسان سے اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَایَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ یعنے جبرئیل ہمیشہ مدد اور تقویت کرتا ہے تیری جبتک کہ لڑتا ہے تو طرف
خدا اور رسول کی سے یعنے اس جہت سے کہ برائی اور اہانت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کعب ابن مالک سے کہ شعراے اسلام وصحابہ کرام سے ہین روایت کی ہے کہ کعب نے خدمتمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرض کی کہ اے رسول خدا اللہ تعالی نے حق شعر مین طعن و مذمت نازل کی پس آپ مجکو کیا ارشاد فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنُ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ یعنے ہر آیئنہ مومن جہاد کرتا ہے تلوار اپنی اور زبان اپنی سے یعنے شعر کہ ہجو کفار اور تائید اسلام کی کرتے ہین حکم جہاد کا رکھتا ہے کہ شمشیر زبان سے کرتے ہین ایسے شعر کہنا مذموم نہین اور قائل اوسکا داخل شعراے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مین ہے اور پھر اوسی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان ہجو کفار کا حکم جہاد مین فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَکَاَنَّمَا تَرْمُوْنَھُمْ بِہٖ نَضْحُ النَّبْلِ یعنے قسم ہے اوسکی کہ جان محمدؐ کی جسکے ہاتھ مین ہے کہ ہر آیئنہ ایسا ہے کہ مارتے ہو تم کافرونکو ہجو سے جیسا کہ تم تیر پھینکتے ہو جہاد مین سچ ہے شعر

زخم شمشیر جان ستان نکند * انچہ زخم زبان کند بر مرد * استیعاب اسمار الرجال عمرو ابن عبد البر مین ہے کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اور کیا آپ کی رائے ہے باب شعر مین یعنے نیک ہے یا بد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ شرح دونون حدیثون کی محدثین نے یون بیان کی ہے کہ مشاہیر شعراے اسلام سے تین ۳ شخص تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ ابن رواحہ اور کعب بن مالک کعب کفار کے دلونمین مضامین شجاعت و جرات سے معرکہ جہاد مین خوف اور رعب ڈالتے تھے اور اپنی جماعت کی جلادت و مردانگی

تو روز آخرت کو پکڑے جاوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے
تلوار اور زبان اپنی سے اور جو شعر کہ تم شان کفار مین کہتے ہو اونپر سخت تر ہے تیغ وغیرہ
اور یہ آیت نازل ہوئی کہ شاعر پیروان سفیہان بوادی ضلالت مین پریشان ہین
مگر جو کوئی کہ ایمان لایا اور جسنے کہ کار نیک کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت
ونعت کی اور ہجو ومذمت کفار مین مشغول ہوا اور خدا کا ذکر اپنے شعرونمین بہت کیا یعنے
اکثر اشعار مین شاعران مومنین کے اسلام کی تمجید اور خدائتعالی کی توحید اور تحریص بر
اطاعت اور تنبیہ از غفلت کے مضمون تھے اور بدلا لیا مشرکونسے بعد اوسکے کہ ظلم ہوا اونپر
ہجو سے یعنے ہجو اونکی اونپر رد کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا
ح اُہْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَكَ اور حضرت حقائق پناہی عبد الرحمن جامی قدس
سرہ نے فرمایا ہے کہ ہرچند خدائتعالی نے آیہ کریمہ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُہُمُ الْغَاوُوْنَ
مین شعرا کو کہ غواص دریاے سخن ہین جمع کیا اور کمند لام استغراق کی اونکی گردنونمین
ڈالکر کبھی غرقاب بجد وغایت غوایت مین ڈالتا ہے اور کبھی تشنہ لب وادی حیرت و
ضلالت مین سرگردان کرتا ہے لیکن بہت اونمین سے بسبب صلاح عمل اور صدق
ایمان کے زورق امان اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مین بیٹھکر بوسیلہ
بادبان وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا کے ساحل خلاص اور ناحیہ نجات کو پہونچے
ہین اور کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے شعر شاعرانی را کہ غاوی خواند در قرآن خدا ٭
ح ہست ازایشان ہم بقرآن ظاہر استثناے شان ٭ محی السنۃ نے شرح السنۃ مین

مَا ظُلِمُوْا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ یعنے مگر جو لوگ یقین لائے
اور کین نیکیان اور یاد کی اللہ کی بہت اور بدلا لیا اس پیچھے کہ اون پر ظلم ہوا اور اب
معلوم کرینگے ظلم کرنیوالے کس کروٹ اولٹے ہین کما فسّر مولانا عبد القادر دہلوی
موضح القرآن مین ہے مگر جو کوئی شعر مین اللہ کی یاد کہے یا کفر کی مذمت یا گناہ کی برائی
یا کافر اسلام کی ہجو کرین تو یہ اوسکا جواب دے ایسے شعر مین عیب نہین تفسیر احمدی مین
ہے کہ جب شعرا کا بیان ہوا کہ یہ اوصاف بد رکھتے ہین اور آیت وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُوْنَ نازل ہوئی تب عبد اللہ ابن رواحہ وحسان ابن ثابت رضی اللہ عنہما
کہ صحابہ کرام سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت با برکت مین حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ مشرکونکی ہجو مین شعر کہا کرتے ہین ایسا نہو
کہ ہم بھی اس وعید مین شامل اور ان اوصاف ذمیمہ سے موصوف ہوجاوین اوسوقت
یہ آیت اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا گناہ ہے مگر جو
شعر کہ حمد ونعت یا مشرکونکی جواب یا ہجو مین ہو تو درست ہے اور تفسیر اکلیل مین ہے
کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا اور مدح یا ہجو مین بہت مبالغہ کرنا برا ہے اور زبدۃ
آداب فی مکارم اخلاق مین شعر کہنا روا ہے اور تفسیر حسینی مین تفسیر کواشی سے منقول ہے
کہ بعد نزول آیۂ وَالشُّعَرَاءُ کے حسان اور ابن رواحہ اور جماعت شعرائے صحابہ نے
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کی کہ خدا تعالی جانتا ہے
کہ ہم شاعر ہین اور ابن رواحہ نے التماس کیا کہ ہم ڈرتے ہین کہ کہین ہم اس حال مین نہ مرجاوین

اعتراض کرین کہ جب تک ہم کذب ور ایسے بیان نہ لکھینگے تب تک فصاحت و بلاغت
اور لطف شعر او رحظ طبع حاصل نہو گا چنانچہ اونکے قول کی تائید خواجہ نظامی نے
بھی کی ہے شعر در شعر مپیچ و در فن او * چون اکذب اوست احسن او مسنواروو
صریح قول خواجہ سے ممانعت شعر ترشح ہوتی ہے کیونکہ خواجہ نے خود فرمایا کہ شعرمین
مت پھنسو اور نہ فن شعر مین کیونکہ نہایت دروغ اوسکا نہایت بہتر معلوم ہوتا ہے
بس اے مخاطب اگر تو شعر مین پھنسا تو ضرور کذب مین پھنسیگا اور پھنسنے والا
کذب کا داخل ہوگا بہ لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِین اور دعاے بدرسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ مین اور سواے اسکے صاحبو ہمکو تمکو
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے غرض ہے اوس روز معرکہ حشر مین کوئی مداح
اور ثناخوان شفاعت نکریگا اور کچھہ فصاحت و بلاغت ہمارے تمہارے کام
نہ آویگی بلکہ باعث وبال و نکال ہوگی فصاحت و بلاغت وہی بہتر ہے جو اَطِیْعُوا
اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ مین صرف ہو فصیح و بلیغ وہ جو عندلیب چمن طراز فصاحت
اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ کے نزدیک فصیح و بلیغ ٹھہرے اللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا
اتباع سنۃ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواہر دوم با نوا
کیفیت و کمیت شعر او شعر محمود و حسن فرمایا خدا تعالےٰ نے آخر
رکوع سورہ شعرا مین بعد آیۂ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوُوْنَ کے آیہ
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ

۱۲۱۶۲

آہنگ ست * با ہیچ کس ش آشتی نہ جنگ ست * پس بے رنگ ست بادہ عشق درد * این
رنگ ز شیشہ ہاے رنگا رنگ ست شعر کہین مے ہے کہین سرور ہے یہ * کہین شیشہ
کیطرح چور ہے یہ * کہین جام شراب ہوتا ہے * کہین جلکر کباب ہوتا ہے *

حکایت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے معنی محبت اور عشق کے پوچھے
آپ نے جواب دیا کہ یہ ایک نشہ ہے جو پیالہ دوستی سے پیا جاتا ہے پس جو
شخص اوسکو پیتا ہے اوسپر آبادی زمین خداتعالی کی بسبب معرفت تنگ ہوجاتی
ہے اور اوسکی عظمت مین دیوانہ اور اوسکی قدرت دیکھکر متحیر رہ جاتا ہے پھر
شبلی نے اوسکی محبت کا پیالہ دریائے عشق سے پیکر اور لذائذ اسرار الہی سے متلذذ
ہو یہ شعر پڑھی **شعر** ذکر المحبۃ یا مولای اسکرنی * فھل رایت
محبا غیر سکران * **قطعہ** ذکر حب و عشق نے مولاے من * کر دیا ست و
خراب و بیوطن * تو نے دیکھا ہے کسی عشاق کو * ہو وی نشہ کا نہ جسکے روح و تن *
بخیال اختصار کے طول ندیا اگر ضرورت ہو تو رسالہ صہباے عشق و زاد السالکین
شرح مصطلحات صوفیہ کرام اور رسالہ فیض احمد مین کہ مصنفات فقیر ہیچمیرز سے ہین
شائق صادق دیکھلیوے **رجوع بمدعا** جبکہ پایہ ثبوت کو پہونچا کہ سواے
عارف باللہ اور اصحاب صحو و سکر کہ جنسے غلبہ ارادت و عقیدت اور جذبہ عشق و محبت
مین بے اختیار ایسے کلام صادر ہوتے ہون اور ونکو ایسی شعر گوئی کی اجازت
نہین بر خلاف شعراے ظاہری کے کہ اونکو ناجائز و ممنوع لہذا اگر بعض یہ

مقابل اونکے موضوع ہوئے ہین جیساکہ عشق اور محبت کو راح اور مدام اور صبوح اور مے سے تعبیر کرتے ہین اور بوجوہ متعددہ یہ مشابہت ثبوت کو پہونچتی ہے **وجہ اول** یہ کہ جسطرح پر شراب مقام اصلی اپنے مین کہ جوف خم ہے بواسطہ قوت جوشش اور شدت غلیان بدون محرک شئے خارجی کے جانب ظہور و اعلان میل کرتی ہے اسیطرح راز محبت کا کہ کوچہ تنگناے سینہ عشاق و سویداے دل ہر مشتاق مین پوشیدہ ہے بسبب غلبہ اور استیلا باوجود نہونے باعث خارجی کے مقتضی انکشاف اور متقاضی ظہور ہے **وجہ دوم** جیساکہ اثر شراب کا سب اعضا اور رگ وپٹھے مین جاری اور مؤثر رہتا ہے ایسیہی حکم شراب محبت کا سب مشاعر و قوای صاحب اوسکے مین جاری ہے ایک بال بھی اوسکے بدن پر مبتلا ہونے محبت سے نہین بچتا ہے اور ایک رگ بھی بے اقتضاے مودت کے نہین کودتی **قطعہ**

فصاد بقصد آنکہ برآرد خون ٭ شد تیز کہ نشتری زند بر مجنون ٭ مجنون بگریست گفت ازان میترسم ٭ کاید بدل خون غم لیلی بیرون ٭ **وجہ سوم** جسطرح پر کہ شراب کی بذاتہ کوئی صورت خاص معین نہین بلکہ صورتین اوسکی موافق صورتون ظروف کے ہین جسطرح خم مین بشکل تدویر خم اور سبو مین بصورت تجویف سبو اور پیمانہ مین بہیئت درون پیمانہ ایسیہی محبت کہ ایک حقیقت ہے مطلق ظہور اوسکا ارباب محبت مین بحسب ظروف قابلیت اور استعداد کے ہے بعض مین بصورت محبت ذاتی اور بعض مین بصورت محبت اسمائی و صفاتی و علی اختلاف مراتبہا **قطعہ** عشق ارچہ بسوی ہر کشش

محبوب سبحانی غوث الصمدانی حضرت شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ
مشعر تذکرۂ شاہد وشراب کے ہے پائی نہین جاتی مطلع اوسکا یہ ہے **مطلع**
سقانی الحب کاسات الوصال ✣ فقلت لخمرتی نحوی تعال ✣
یعنے پلائے مجکو محبت نے پیالے وصال مطلوب حقیقی کے پس کہا مینے شراب
اپنی سے کہ مراد مستی شوق بے زوال سے ہے طرف میرے آ اور روز افزون ہو
اور قصیدہ دوسرا خمریہ فارضیہ تصنیف ابو حفص عمر علی السعیدی المعروف بابن الفارض
اور شرح مولوی جامی موسوم بہ لوامع پاس ارباب فضل وکمال کے مشہور ہے
کذا ذکر فی مراۃ الخیال مگر نسبت اون شعر لے کے کہ جنکی غرض محض ریا او سمعہ اور
اظہار تفاخر وتصنع وصفات وشہرت سے ہے کسی حالت مین اسطرح کے شعر
کہنے کی اجازت نہین بلکہ ممنوع وحرام اور یہ اشعار منجر بفسق ہین کیونکہ وےنکے اشعار
مصدق مضمون الشعر فسون من الزنا ہین اور اونکو زنان فاسقہ ورقاصہ
یاد کر کے گاتین اور خلائق کو دام شیطان مین پھنساتین اور زر نقد قلوب مطلوبان
خود کو چراتین ہین پس تحریر ایسے اشعار سے احتراز کلی واجب **مرجان جلوہ بخش**
عقد گلوی شاہد باد خالق کبریا مُصَدِّق مضمون وسقٰہُمْ
ربُّہم شرابًا طہورًا شرح لفظ شراب کی حسب مذاق اہل تصوف واسطے سرخوشان
صہبائے جذبۂ عشق ایزدی کے لکھی جاتی ہے منکشف ہو کہ عشق اور محبت کو
شراب ظاہری سے مشابہت کامل ہے بدین نظر عرب وعجم وہند مین الفاظ

بی دامن لب نیالودہ ام * گر از می شدم ہرگز آلودہ کام * حلال خدا بر نظامی حرام *
بیا ساقی از سر بنہ خواب را * می ناب دہ عاشق ناب را * می کو چو آب زلال آمدہ ست *
بہر چار مذہب حلال آمدہ ست * نہ آن می کہ آمد بمذہب حرام * می کاصل مذہب بدو شد تمام

جواب ثالث یہ مخدوم اہل تھے کہ جنکی نسبت علما نے ایسی باتین لا باس بہ لکھی ہین اور اہل وہ ہے کہ جسکا دل زندہ ہو اور نفس مردہ اور صاحب ہوا نہو اور اوسکو خوف حق کی طرف نہ پھیرے اور ریا و سمعہ نہو جیسا کہ تفسیر آیات احکام کی کتاب الکراہیۃ مین مذکور ہے **حکایت** اورنگ زیب عالمگیر متشرع نے اوائل ایام سلطنت مین حکم دیا تھا کہ دیوان خواجہ حافظ کو لوگ اپنے کتب خانہ سے نکال ڈالین اور معلم ممالک محروسہ لڑکونکو نہ پڑھاوین مگر دیوان موصوف مطالعہ مین عارف باللہ مقبول بارگاہ خالق میرزا یوسف بیگ شائق کے رہتا تھا اور کبھی بادشاہ نے اعتراض نکیا جب بعض مقربان بارگاہ شاہی نے راز اسکا پوچھا فرمایا کہ لوگونکو قدرت تفہیم اشارات ان کلمات کی نہین ہے لہذا بوجہ غلط فہمی و کم مایگی عقل کے مبادا عامۂ خلائق ارباب غفلت ظاہر عبارت پر اعتماد کرکے ورطۂ بیباکی اور عصیان مین غرق نہو جاوین اور واسطے شرب خمر و شاہد پرستی کے دست آویز سمجھکر وادیہ خذلان مین منہمک نہو جاوین

مصرع از نور کجا بہرہ برد دیدۂ اعمی * اظہر من الشمس ہے کہ کوئی شاعر ربع مسکون کا بلکہ اکثر اولیاء اللہ جو بسبب موزونی طبع شعر کیطرف میل رکھتے ہین الا ماشاء اللہ تعریف شاہد و شراب سے خالی نہ تھا اور بتائید اسکے دلیل بہتر قصیدۂ قطب ربانی

اور ایسے ذکر کا لکھنا لا باس بہ ہے **جواب ثانی** یہ بزرگ علیہم الرحمۃ ایسے صاحب
تصوف اور مدہوش بیاد الہی تھے کہ جس سے کیفیت مجذوبانہ ومجنونانہ اونکو حاصل
تھی اور اوسی فرط جوش محبت مین اونھوں نے اپنے معشوق حقیقی خداوند تعالی کو محبوبان
ظاہری سے مشابہت دی ہلالی ای نور خدا در نظر از روی تو مارا * بگذار کہ در
روی تو بینیم خدا را * شعر پردے اوٹھہ جائین جب جدائی کے * حال اوسدم
کہلین خدائی کے * اور اونکو بسبب تشدد کمال معرفت وتشتت جذبہ حقیقت کے
تمیز عاشق ومعشوق کی نرہی اور دریاے عرفان وحقیقت مین ایسے مستغرق
ہوگئے کہ بے اختیار ایسے کلمات اونسے سرزد ہوئے اور صدور ایسے کلمات کا
اونسے محض عارفانہ وحقانہ بدون ریا واسباب ظاہری بتقاضاے جذبہ
کاملہ کے ہے اور شراب سے اونکے کلام مین مراد عشق ومحبت او تعالی سے ہے
دیکھو سکندرنامہ مین خواجہ نظامی نے جابجا تذکرہ شراب وساقی کا کیا بلکہ ہر ایک
داستان کے اخیر مین ساقی نامہ لکھا چنانچہ یہ شعرین مثنوی بیا ساقی آن ارغوانی
شراب * بمن دہ کہ تا مست گردم خراب * مثنوی بیا ساقی از می مرا مست کن *
بہت سی لکھی ہین لہذا اس سے لازم یہ نہین آتا کہ معاذ اللہ ایسے تھے بلکہ خواجہ نے
خود فرمادیا مثنوی چہ پنداری ای خضر فرخندہ پے * کہ از می مرا ہست مقصود
می * ازان می ہمہ بیخودی خواستم * وزان بیخودی مجلس آراستم * مرا ساقی
از وعدۂ ایزدیست * صبوح از خرابی می از بیخودیست * وگرنہ بایزد کہ تا بودہ ام *

مکروہ و مذموم ہے لیکن جو کچھ واعظ و خطیب بہ نیت صحیح واسطے تاثیر قلوب و تلیین
ح و ترقیق دلون کے کہین مکروہ نہین ترمذی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا اور نارسائی اور بستگی اور عجز شعر و سخن مین
دو شاخین ایمان کی ہین اور فحش کلام و شعر مین اور بیہودہ گوئی اور تکلف و مبالغہ
سخن مین دو شاخین ہین نفاق کی **تشریح** پس اب شعر مذموم و قبیح کی تعریف اور
قباحت و مذمت حسب تحریر صدر بخوبی معلوم ہو چکی لہذا یہ اعتراض وارد ہوتا ہے
کہ اکثر اولیاء اللہ شعرا نے مثل خواجہ حافظ و مولانا نظامی و مولوی معنوی و شیخ عطار
و مولوی جامی وغیرہم رحمہم اللہ مدح شراب و سراپاے معشوق و سرود کی اپنے شعرون مین
کی اور مضامین نہایت مکلف و مصنع لائے اور بیان اونکا بتکلف تمام کیا ہے
پس یہ مخادیم کرام معاذ اللہ حسب تعریف مبینہ صدر شعراے مذموم و قبیح مین ہوے
اور یہ کلمہ کمال بے ادبی و طغیانی کا ہے واسطے دفع شکوک طالبین کے رفع
اعتراض بہ بیان بایستہ و جواب شائستہ کے کیا جاتا ہے اول یہ ہے کہ عینی
شرح کنز الدقائق مین مرقوم ہے کہ اگر شعر متضمن ہو امور ممنوعہ پر مانند بیان سراپا
و خال و خط مرد یا عورت حسینہ معینہ کے کہ وہ زندہ اور موجود ہو پس بنانا اور پڑھنا
اوسکا دونو حرام اور اگر اوسمین ذکر شخص غیر معین موجود یا میت معین کا ہو تو مضائقہ
نرکھے پس اشعار مین ان بزرگون نے کسی عورت یا امرد معین موجود کا ذکر نہین کیا
یا تو ذکر غیر معین موجود کا کیا یا میت معین. مانند لیلی و مجنون و شیرین و فرہاد کا تذکرہ لکھا

اولیٰ

کلام لاطائل وبیہودہ مین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ثعلبہ خشنی سے
اور ابو عیسیٰ ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَكُمْ
اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّيْ اَسَاوِيْكُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ
یعنے اے مسلمانو بالتحقیق دوست نہایت تم مین کا پاس میرے اور نزدیک نہایت مجھسے
روز قیامت مین وہ شخص ہے جو تم مین سے از روے اخلاق کے نہایت نیک ہے
اور ہر آئینہ دشمن نہایت پاس میرے اور دور بہت تم مین کا مجھسے وہ شخص ہے جو
نہایت بد از روے اخلاق کے ہے ایسے کہ بہت تکلف کرنیوالے سخن مین اور بناوٹ
کرنیوالے اور سخن فراخ کہنے والے ہین اور بعض روایت ترمذی مین آیا ہے کہ پوچھا
صحابہ نے یا رسول اللہ ہر آئینہ ہم جانتے ہین معنی ثَرْثَارُوْنَ اَلْمُتَشَدِّقُوْنَ کے اور
نہین ہم جانتے ہین معنی متفیہقون کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
متفیہقون کے معنی متکبّرون کے ہین چونکہ توسیع او تصنع کلام مین تکبر اور تعظیم سے
ہوا کرتی ہے لہذا جناب رسالت مآب نے لفظ متکبرون سے تعبیر دی آن دونو
حدیثون سے یہ معلوم ہوا کہ جو شعرین مشعر مبالغہ تامہ و تکلف بلیغہ و کذب لاانتہا
کے شعرا کہتے ہین وہ سخت ممنوع اور داخل دعاے بد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہین چنانچہ شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تشدق کلام مین
اور تکلف سجع و فصاحت مین کرنا بناوٹ سے مقدمات بیہودہ او رمزخرفات مین

شیطان کرکے پکارا کیونکہ وہ دور قرب بلبساط عنایت اور مردود بارگاہ رحمت ہی
اور شعر کی مذمت و برائی فرمائی کہ جسپر مغرور و مبتلا ہے رُوِيَ فِي الصِّحَاحِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيرِ اِبْلِيْس یعنے شعر باجون ابلیس سے ہے
یعنے جو شعرین مشعر مدح و بیان فسق و فجور اور شراب و سرود کے ہین مزامیر شیطان
سے ہین اور فرمایا اَلشُّعَرَاءُ كَذَّابُوْنَ یعنے شاعر اکثر کاذب ہین یہ شان مین
اون شعرا کی فرمایا جو ایام جہالت مین شعر و سخن تعریف لات و منات مین کہکر اونکی
خدائی پر خود اقرار کرتے اور کرولتے اور ذکر انبیا علیہم السلام کا بالوہیت یا باکہانت
وسحر کے کرتے تھے مسلم نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ یعنے ہلاک ہوے
وہ لوگ جو بناوٹ سے باتین کرتے ہین یعنے ہلاک و تباہ ہوے تعمق و غلو اور
تصنع اور مبالغہ کرنے والے شعر و سخن مین راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کلمہ کو تین بار فرمایا تنطع کے معنی ہین تالو سے بات کہنا پس
مراد ہے زبان اور تالو سے بنا بنا کے باتین کرنا اور عبارت آرائی بطریق ریا کے
کرنا چنانچہ شیخ علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ تنطع سے اس جگہ مراد ہے
تکلف کرنا سخن مین اور مقید ہونا عبارت آرائی اور الفاظ پرستی کا بطریق ریا اور بناوٹ
اور خوش آمد تجو سنکے اور دام مین لانا اونکا بے رعایت معنی و ملاحظہ حق و رعایت
نفس الامر کے طیبی نے کہا کہ اس حدیث مین مراد ہے غلو کرنیوالون اور پھنسنے والونکو

موضح القرآن مین ہے کہ کافر پیغمبر کو کبھی کاہن بتاتے کبھی شاعر سو فرمایا کہ شاعری بات سے کسیکو ہدایت نہین ہوتی اوسکی صحبت مین ہزارون خلق نیکی پر آتی ہی صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِاَنۡ يَّمۡتَلِيَ جَوۡفُ رَجُلٍ قَيۡحًا يَرِيۡهِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَنۡ يَّمۡتَلِيَ شِعۡرًا یعنے ہر آئینہ پر ہونا شکم مرد کا ریم سے جو فاسد کرے وسکے پیٹ کو بہتر ہے اس سے کہ شعر سے پر ہو یعنے جسکا مشغلہ بالکل شعر ہی ہو اسطرح پر کہ قرآن و ذکر خدا و علوم شرعیہ سے باز رہے پس مراد شعر زور سے ہے کہ مشتمل ہو فحش و رکفر و معانی ناشائستہ پر کذا قال الشیخ صحیح مسلم مین ہے کہ کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عرج مین سیر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک شاعر شعر پڑہتا ہوا آیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خُذُوا الشَّيۡطَانَ اَوۡ اَمۡسِكُوا الشَّيۡطَانَ لِاَنۡ يَّمۡتَلِيَ جَوۡفُ رَجُلٍ قَيۡحًا خَيۡرٌ لَّهٗ مِنۡ اَنۡ يَّمۡتَلِيَ شِعۡرًا یعنے پکڑو تم اس شیطان کو یا فرمایا نگاہ رکھو اور نہ چھوڑو اس شیطان کو کہ چلا جاوے کیونکہ ریم سے پر ہونا شکم مرد کا بہتر ہے اس سے کہ پیٹ اوسکا شعر سے پر ہووے یعنے جب آنحضرت صلی اللہ وسلم نے اوسکو ملاحظہ فرمایا کہ شعر پڑھتا ہوا بیباک دیکھا بھالا جاتا ہے اور التفات جانب مسلمانون کے نہین کرتا ہے تب آپنے معلوم فرمایا کہ یہ شخص شعر پر حریص و مبتلا ہے اور سخت بے ادب و بیحیا ہے پس اس سبب سے اوسکو

اونیسوین سیپارہ مین سورۂ شعراکے آخر خدا تعالی فرماتا ہے وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُونَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَاَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ
ترجمہ اور شاعرونکی بات پر چلے وہی جو بے راہ ہین تو نے نہین دیکھا کہ وہ ہر
میدان مین سر مارتے پھرتے ہین اور یہ کہ وہ کہتے ہین جو نہین کرتے کذا فی
موضح القرآن تفسیر حسینی مین مرقوم ہے کہ شعراء غاوی سے مراد شعراء مشرکین
جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی سے ہے کہ سفہای عرب اونکی
پیروی کرتے تھے اور تفسیر علم الہدی سے منقول ہے کہ ان شاعرون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی مذمت مین شعرین لکھی تھین کہ جنکو مشرکین
یاد کرکے پڑھا کرتے تھے کہ یہ آیت الم تر تا آخر اونکی شان مین نازل ہوئی ہے
کہ آیہ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ یعنے ہر وادی مین فنون کلام سے سرگردان
ہوتے ہین جیسا کہ تسبیب[1] و تشبیب[2] اور غزل و مطائبہ اور طعن کرنا لوگون کے
حسب و نسب مین اور مدح اونکی جو قابل مدح نہین اور ہجو اونکی جو قابل ہجو نہین اور مدح
و ذم مین مبالغہ و افراط کرنا تفسیر حسینی مین ہے کہ آیہ وَاَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ
سے مراد یہ ہے کہ فسق ناکردہ کی اپنے اوپر گواہی دیتے اور پیغامہاے ناگزاردہ کو
نظم مین لاتے ہین اور جو کوئی تلاش اشعار اہل جاہلیت مین کرے بہت سے
ایسے مقولون پر مطلع ہو اس سے صریح معلوم ہوا کہ اشعار مشعر مضامین
فسق ناکردہ و پیغام ناداده جانب عاشق و معشوق کہنا ناجائز و ممنوع ہین

[1] تسبیب بسین مہملہ دشنام دادن ۱۲ منتخب
[2] تشبیب بشین معجمہ صفت کردن محبوب و غزل گفتن و بیان عشق خود ۱۲ منتخب

جاہلانش کفر خوانند از خری * کو لاکر مستحب کہتے ہین غرض کہ دونون فرقہ نے بیمائش راہ طغیانی مین بجز انگشت نمائی زید و عمرو کے تفحص قول انصاف سے کچھ بہرہ نپایا پس یہ ننگ کونین حَمَاہُ اللّٰہُ عَنِ الْآفَاتِ وَالشَّیْنِ قول تحقیق و انصاف کو جو فارق و فاصل مابین حق و باطل ہو سطر حیر بیان کرتاہے کہ اہل سخن یعنے شاعر دو قسم پر ہین ایک محمود ثانی مذموم محمود وہ شاعر ہے جو شعر اللہ و رسول کی حمد و نعت یا مشرکون کے جواب یا ہجو مذہب باطل یا محتوی زہد و آداب و مکارم اخلاق و نصائح مین کہتے ہون آور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام ہدایت انجام مین شعر محمود کو تعبیر بلفظ حسن گے ہے مذموم وہ شاعر جو اپنی طبیعت کو مثل ہزالان یا وہ گو اور ظریفان بدخو کے ہمیشہ ہجو و ہزل گوئی مین مصروف رکھین اور کلام اونکا باعث رنج طبائع اور مبنجر بفسق و زنا اور بیان وضع و خال و خط عورت اور امرد زندہ دمعین اور ہجو زاہد و واعظ و سبحہ و شملہ و عمامہ و وصف شراب سے ہو کلام مین حضرت جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذموم بلفظ قبیح مستعمل ہے خواجہ نظامی کے شعر مین حال دونو فریق کا معلوم ہوتاہے **نظامی** بلبل عرش اند سخن پروران * بازچہ مانند باین دیگران *

مصرع اول مین گروہ اول اور ثانی مین فریق ثانی لہذا فقیر مولف غفر ذنوبہ بعد اس تمہید کے حال دونو قسم کے شعر او شعر کا دو فصلو مین بیان کرتاہی وباللہ التوفیق

جواہر اول بہ شعاع کیفیت و کمیت شعر آوشعر مذموم و قبیح

بلکہ اوسکو فی البدیہہ کہتے ہین تنبیہ جوکچھہ قرآن وحدیث مین موزون واقع ہوا وہ شعر
نہین کیونکہ وزن قصدی اوسمین نہین جیساکہ بحر رمل مسدس محذوف فاعلاتن
فاعلاتن فاعلان آیہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا اور اسی بحر و وزن مین آیہ
ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اور آیہ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُوْنَ اور آیہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ
الْكَوْثَرَ بحر متقارب و متدارک مین اور بعضے ارکان مخبون کہ فعلن بکسر عین
اور بعضے مقطوع یعنے فعلن بسکون عین اور کبھی رکن آخر اثلم بدل فعولن سے
کہ فعلان ہو آتا ہے اور بر وزن رباعی اخرب مکفوف مفعول مفاعیل مفاعیلن
فاع لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور بحر سریع مطوی موقوف مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ بر وزن مفعولن مفعولن فاعلان لیکن اطلاق شعر کا اسپر نہین ہے اور
شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ مراد ہے دو مصراع سے کہ متساوی الوزن اور
مقفی و باگدیگر لفظ و معنی مین چسپان ہو پس بیان جواز و عدم جواز شعر گوئی مین اختلاف
ہے بعض شعر کو مطلق حرام کہتے ہین اور آیہ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ
اور حدیث الشعر من مزامیر ابلیس کو سند حرمت و ممانعت مین لاتے ہین
اور یہ تعصب باوجود اسکے ہے کہ بعد نزول اس کریمہ کے صلحا و اولیاء اللہ
مائل شعر گوئی ہوئے ہین اور بعض شعر کو مطلق جائز کہکر سند جواز مین حدیث
اَلشُّعَرَاءُ تَلَامِيْذُ الرَّحْمٰنِ اور عَلِّمُوْا صِبْيَانَكُمُ الشِّعْرَ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ
الشَّجَاعَةَ اور قول مولانائے عطار شعر شاعری جزویست از پیغمبرے

له تقطیع اسکی یون ہے
انا اعطی فعلن فعلن
نا ک فعلن فعلن
احسان التعجب
لقتا نجش کی
انا اعطینا ک الکوثر
فعلن فعلن
فعلن فعلن

بندۂ نیاز اگندہ عابر معبر ہستی مقیم مقام نیستی کج مج زبان ژولیدہ بیان
المتمسک بعنایت اللہ الصمد ابو عبد العزیز المدعو بہ سید منظور احمد غفرہ
الاحد وصانہ عن السجن والحسد ابن مقبول بارگاہ الٰہی مولوی ابو عبد اللہ محمد قدس اللہ سرہ العلی
خلف سید غلام حسین نور اللہ مرقدہما وبرد اللہ مضطجعہما رضوی نسبًا
مدنی المشہدی اصلاً والصمدنی الفرخ ابادی وطنًا الحنفی مذہبًا
والمجددی النقشبندی مشربًا عسکر انبالہ حرسہما اللہ عن المکارہ مین تاریخ
تیرہوین شہر ذیقعدہ ۱۲۷۰ھ بارہ سو ستر ہجری النبوی کو اور مکمل و مرصع کیا انیح
اسکو بترصیع ایک یاقوت تمہید اور دو جواہر کیفیت اور ایک دریتیم خاتمہ کلام کے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ یاقوت تمہید

ضمائر قدسی ذخائر مبصران احجار پرانوار دانشوری اور معرفان جواہر زواہر
سخن پروری وانصاف گستری اور سالکان منہج قویمہ شریعت مصطفوی اور
تبعان باعلم والقان احکام نبوی پر مبرہن ومشہود ہو کہ معنی شعر کے لغت
مین بکسر اول دانائی وزیرکی اور شاعر بمعنی دانا وزیرک کے ہین اور اصطلاح
مین کہتے ہین اوس کلام موزون مقفّٰی متناسب الالفاظ کو کہ قائل نے جسکو
بقصد موزونیت کہا ہوا اور جو بدون قصد صادر ہو وہ شعر نہین اور رسالہ
ترجمہ حدائق البلاغت مین لکھا ہے کہ اگرچہ قصد بھی داخل صفت شعر ہے
مگر وجود شعر مین دخل نرکہے کیونکہ جو شعر بلا قصد کہی جاوے وہ باطل نہین ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَمْدًا لِمَنْ اَوْدَعَ الْاِنْبِسَاطَ فِی الشِّعْرِ مِنْ بَیْنَ الْکَلَامِ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ جَعَلَ حَسَنَہٗ حَسَنًا
وَقَبِیْحَہٗ قَبِیْحًا لِلْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ ✣

اما بعد یہ دُرِ ثمین کلام متین منعقد ہے بدرر غرر تعریف وبیان جواز وعدم
جواز شعر وشاعری مین دستیاب ہوا ہے بحر مواج کلام رب المشرقین سے
منور بمشکوٰۃ مصابیح اقوال رسول الثقلین اور درخشندہ وآب یافتہ منہل ینابیع
اشارات حضرات مقبول خالق الکونین موسوم بہ مؤید الشعرا وملقب بہ
عقد الجواہر المکنون لعنق الکلام الموزون بحسن غواصی شناور بحور
تفحص وتحقیق آور جانکنی وجگرخراشی معدن تجسس وتدقیق وبہ تزئین تنظیم وترصیف

Auqud Jawahir
INDIAN INSTITUTE

به عروض صنائع ہمگیں مکاں و فضل خلاق زمین و زمان

مؤید الشعرا ۱۲۸۹ھ

معروف به

عقد الجواہر ۱۸۷۳ء

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع مقبول اہل جہان ہوا

ʿAqd al-jawāhir.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.